CHAPTER 14

National Movement in India – Partition & Independence : 1939-1947

1۔ ایک ٹیبل بنائیں اور دکھائیں کہ ہندوستان میں مختلف گروہوں اور افراد نے دوسری جنگ عظیم میں کیسے رد عمل ظاہر کیا۔ ان گروہوں کو کن مشکلات کا سامنا تھا؟

دوسری جنگ عظیم کے دوران، کانگریس پارٹی نے آزادی کے وعدے کے بغیر انگریزوں کی حمایت کرنے کی مخالفت کی، جس کے نتیجے میں ہندوستان چھوڑو تحریک شروع ہوئی۔ مسلم لیگ نے انگریزوں کا ساتھ دیا، اس امید پر کہ ایک علیحدہ مسلم ریاست کی حمایت حاصل کی جائے۔ سبھاش چندر بوس جیسے کچھ لیڈروں نے انگریزوں سے لڑنے کے لیے جرمنی اور جاپان سے مدد مانگی۔ مخمصوں میں برطانوی حکمرانی کی مخالفت اور فاشسٹ طاقتوں کی حمایت سے گریز، اور سلامتی اور بقا کے فوری خدشات کے ساتھ قوم پرست اہداف میں توازن شامل تھا۔

2۔ جرمنی میں یہودیوں اور دیگر جیسی مخصوص کمیونٹیز کے ساتھ جس وحشیانہ سلوک کے پیش نظر کیا گیا، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جرمنی یا جاپان کی حمایت کرنا اخلاقی طور پر درست ہوتا؟

دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی یا جاپان کا ساتھ دینا اخلاقی طور پر درست نہ تھا۔ دونوں ممالک نے انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیاں کیں۔ جرمنی نے یہودیوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف ہولوکاسٹ کے ساتھ، اور جاپان نے ایشیا میں اپنے وحشیانہ اقدامات کے ساتھ۔ ان کی حمایت کا مطلب ان مظالم کی حمایت کرنا ہوگا۔ جب کہ کچھ ہندوستانی رہنما، جیسے سبھاش چندر بوس، نے آزادی حاصل کرنے کے لیے ان کی مدد طلب کی، اس طرح کے غیر انسانی اعمال کے لیے ذمہ دار حکومتوں کی حمایت کرنے کے اخلاقی مضمرات انتہائی پریشان کن اور ہندوستان کی انصاف اور انسانیت کی اقدار سے متصادم تھے۔

3۔ ملک کی تقسیم کی مختلف وجوہات کی فہرست بنائیں۔

1. ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مذہبی اختلافات اور تناؤ۔

2. مسلم لیگ کا علیحدہ مسلم ریاست پاکستان کا مطالبہ۔

3. کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان اقتدار کی تقسیم کے مذاکرات کی ناکامی۔

4. ملک بھر میں فرقہ وارانہ تشدد اور فسادات کو بڑھانا۔

5. 'تقسیم کرو اور حکومت کرو' کی برطانوی نوآبادیاتی پالیسی، جس نے مذہبی تقسیم کو گہرا کیا۔

6. برادریوں کے درمیان عدم اعتماد اور خوف، جس کی وجہ سے علیحدہ وطن کے مطالبات ہوتے ہیں۔

7. متحدہ ہندوستان کے اندر مختلف برادریوں کی امنگوں کو پورا کرنے کے لیے پرامن حل تلاش کرنے میں لیڈروں کی نااہلی۔

4۔ تقسیم سے پہلے کون سے مختلف طریقے تھے جن سے مختلف کمیونٹیز کے درمیان پاور شیئرنگ کو منظم کیا گیا؟

تقسیم سے پہلے، مسلمانوں کے لیے علیحدہ ووٹر، مختلف کمیونٹیز کے لیے مخصوص نشستیں، اور خودمختار صوبوں کے ساتھ ایک متحدہ ہندوستان کے تصور جیسے میکانزم کے ذریعے طاقت کی تقسیم کی کوشش کی گئی۔ کانگریس پارٹی اور مسلم لیگ نے اقتدار کی تقسیم کے معاہدوں پر بات چیت کرنے کی کوشش کی، جیسے کیبنٹ مشن پلان، جس میں صوبوں کے لیے کافی خودمختاری کے ساتھ ایک وفاقی ڈھانچہ تجویز کیا گیا۔ تاہم، یہ انتظامات گہرے عدم اعتماد، متضاد سیاسی مقاصد، اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی وجہ سے ناکام ہو گئے، جو بالآخر تقسیم اور ہندوستان اور پاکستان کی تخلیق کے مطالبے پر منتج ہوئے۔

5۔ برطانوی استعمار نے ہندوستان میں اپنی "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی پر کیسے عمل کیا؟ نائجیریا کے بارے میں آپ نے جو مطالعہ کیا ہے اس سے یہ کیسے مماثل یا مختلف تھا؟

انگریزوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کو فروغ دے کر، فرقہ وارانہ سیاسی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کر کے، اور مذہب کی بنیاد پر علیحدہ انتخابی حلقے متعارف کروا کر 'تقسیم کرو اور حکومت کرو' کی مشق کی۔ انہوں نے قومی تحریک کو کمزور کرنے اور کنٹرول برقرار رکھنے کے لیے فرقہ پرست گروہوں کی حمایت کی۔ یہ حکمت عملی نائجیریا میں ان کے نقطہ نظر سے ملتی جلتی تھی، جہاں انہوں نے اتحاد کو روکنے کے لیے مختلف نسلی گروہوں کو ایک دوسرے کے خلاف کھیلا۔ دونوں صورتوں میں، انگریزوں کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ نوآبادیاتی لوگ منقسم رہیں اور نوآبادیاتی حکمرانی پر منحصر رہیں، ان پر قابو پانا اور استحصال کرنا آسان ہو جائے۔

6۔ تقسیم سے پہلے سیاست میں مذہب کا استعمال کیا مختلف طریقے تھے؟

تقسیم سے پہلے سیاست میں مذہب کا استعمال مسلمانوں کے لیے علیحدہ انتخابی حلقوں کے ذریعے کیا گیا، جس نے سیاست میں مذہبی شناخت کو ادارہ بنایا۔ پاکستان کے لیے مسلم لیگ کا مطالبہ مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ قوم کے تصور پر مبنی تھا۔ مذہبی رہنماؤں اور فرقہ پرست تنظیموں نے لوگوں کو مذہبی خطوط پر متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سیاسی گفتگو تیزی سے قومی یکجہتی کے بجائے مذہبی شناختوں کے گرد گھومتی رہی، جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوئی اور بالآخر ہندوستان اور پاکستان میں مذہبی خطوط پر ہندوستان کی تقسیم ہوئی۔

7۔ جدوجہد آزادی کے آخری سالوں میں مزدوروں اور کسانوں کو کیسے متحرک کیا گیا؟

جدوجہد آزادی کے آخری سالوں میں مزدوروں اور کسانوں کو عوامی تحریکوں، ہڑتالوں اور ہندوستان چھوڑو تحریک جیسے اہم پروگراموں میں شرکت کے ذریعے متحرک کیا گیا۔ گاندھی، نہرو، اور سبھاش چندر بوس جیسے لیڈروں نے آزادی کی تحریک میں محنت کش طبقے کو شامل کرنے کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ کسان بھی استحصالی جاگیرداروں اور استعماری پالیسیوں کے خلاف احتجاج میں شامل تھے۔ انڈین نیشنل کانگریس اور دیگر تنظیموں نے زمینی اصلاحات، منصفانہ اجرت اور برطانوی معاشی استحصال کے خاتمے جیسے مسائل کو اجاگر کرتے ہوئے ان کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی۔ انہیں آزادی کی جدوجہد کا لازمی جزو ہے۔

8۔ تقسیم نے عام لوگوں کی زندگیوں کو کیسے متاثر کیا؟ تقسیم کے بعد بڑے پیمانے پر نقل مکانی پر سیاسی رد عمل کیا تھا؟

تقسیم نے عام لوگوں کو بہت زیادہ متاثر کیا، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی، فرقہ وارانہ تشدد، اور گھروں اور جانوں کا نقصان ہوا۔ لاکھوں ہندو، مسلمان اور سکھ اپنی جائیدادیں چھوڑ کر اور ناقابل تصور مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے، نئی کھینچی گئی سرحدوں کے پار بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ خاندانوں کو الگ کر دیا گیا، اور پوری برادریوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا۔ سیاسی رد عمل میں پناہ گزین کیمپوں کا قیام، امداد اور بحالی اور وسیع پیمانے پر افراتفری کے عالم میں امن وامان برقرار رکھنے کی کوشش شامل تھی۔ ہندوستان اور پاکستان کی نئی حکومتوں نے بھی بے گھر ہونے والی آبادی کو دوبارہ آباد کرنے اور معمول کے کچھ احساس کو بحال کرنے کی کوششیں کیں۔

9۔ نئی ہندوستانی قوم میں مختلف شاہی ریاستوں کا انضمام ایک مشکل کام تھا۔ بحث کریں۔

حکمرانوں کی مختلف خواہشات اور اس میں شامل جغرافیائی سیاسی پیچیدگیوں کی وجہ سے شاہی ریاستوں کو نئے آزاد ہندوستان میں ضم کرنا مشکل تھا۔ ہندوستان کے پہلے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے سفارت کاری، قائل کرنے اور بعض صورتوں میں فوجی کارروائی کا استعمال کرتے ہوئے اس کوشش کی قیادت کی۔ جب کہ زیادہ تر ریاستوں نے اپنی مرضی سے ہندوستان کے ساتھ الحاق کیا، حیدرآباد، کشمیر اور جوناگڑھ جیسی دیگر ریاستوں نے مزاحمت کی۔ پٹیل کی حکمت عملی میں سازگار شرائط کی پیشکش شامل تھی، جیسے عنوانات اور پرائیوی پرس کا تسلسل۔ 1950 تک، تقریباً تمام شاہی ریاستیں ہندوستان میں ضم ہو چکی تھیں، جس نے ایک متحد قوم کی بنیاد رکھی۔

10۔ ہندوستان کے سیاسی نقشے میں درج ذیل کو تلاش کریں۔

a) کشمیر: ہندوستان کا سب سے شمالی علاقہ، پاکستان اور چین کی سرحد سے متصل، اپنی تزویراتی اہمیت اور جاری تنازعات کے لیے جانا جاتا ہے۔

b) حیدرآباد: ہندوستان کے جنوبی وسطی حصے میں واقع ہے، جو اب ریاست تلنگانہ کا دارالحکومت ہے۔

c) جوناگڑھ: بحیرہ عرب کے ساحل کے قریب مغربی ریاست گجرات میں واقع ہے۔

d) بنگال: ہندوستان کا مشرقی علاقہ، تاریخی اعتبار سے اہم، اب مغربی بنگال (انڈیا) اور بنگلہ دیش میں تقسیم ہے۔

e) Travancore: ہندوستان کے جنوبی حصے میں واقع ہے، جو اب ریاست کیرالہ کا حصہ ہے۔

11۔ سبھاش چندر بوس میں آپ کو کون سی خوبیاں پسند ہیں؟ کیوں؟

سبھاش چندر بوس اپنی بے پناہ ہمت، اٹل عزم اور مضبوط قیادت کے لیے جانے جاتے تھے۔ لوگوں کو متاثر کرنے اور متحرک کرنے کی ان کی صلاحیت، خاص طور پر انڈین نیشنل آرمی (INA) کے ذریعے، ہندوستان کی آزادی کے لیے اپنی وابستگی کو ظاہر کرتی ہے۔ بوس کا غیر ملکی اتحاد کی تلاش میں جرات مندانہ انداز اور ہندوستان کی آزادی پر سمجھوتہ کرنے سے انکار وہ خصوصیات ہیں جو نمایاں ہیں۔ وہ براہ راست کارروائی کرنے میں یقین رکھتے تھے، چاہے اس کا مطلب اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا ہو، جو ملک کے لیے ان کی گہری محبت اور تمام ہندوستانیوں کے لیے آزادی کے لیے ان کی انتھک جدوجہد کو ظاہر کرتا ہے۔

تصوراتی سوچ کے سوالات conceptual thinking questions

1۔ کیا آپ کے خیال میں ہندوستانیوں کو 1935 کے ایکٹ کے ذریعے دیے گئے اختیارات کے لیے برطانوی حکومت کا شکر گزار ہونا چاہیے تھا؟

نہیں، ہندوستانیوں کو 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ذریعے دیے گئے اختیارات کے لیے شکر گزار نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اگرچہ اس ایکٹ نے محدود خود مختاری فراہم کی اور ووٹر کو وسیع کیا، لیکن اس کے باوجود حقیقی طاقت برطانوی ہاتھوں میں ہی رہی۔ اس ایکٹ کو انگریزوں کے لیے ہندوستان پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنے کے ایک طریقہ کے طور پر دیکھا جاتا تھا اور اصلاحات کی شکل دی جاتی تھی۔ ہندوستانی رہنما اور عوام مکمل آزادی چاہتے تھے نہ کہ مسلسل نوآبادیاتی حکمرانی کے تحت جزوی خود مختاری۔

2۔ کیا آپ کے خیال میں ہٹلر کا عروج انسانیت کی آزادی کے لیے اتنا بڑا خطرہ تھا کہ ہندوستانیوں کو انگریزوں سے آزادی کی اپنی لڑائی کو ایک طرف رکھ کر ایک آزاد دنیا کی لڑائی پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تھی؟

ہٹلر کا عروج درحقیقت عالمی آزادی کے لیے ایک اہم خطرہ تھا، لیکن ہندوستانیوں سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنی آزادی کی جدوجہد کو ایک طرف رکھ دیں گے، غیر حقیقی تھا۔ جہاں فاشزم کے خلاف جنگ اہم تھی، وہیں ہندوستانی تحریک آزادی کی اپنی ایک فوری وجہ تھی۔ انگریز ہندوستانیوں پر ظلم کر رہے تھے، اور ان سے ایسی نوآبادیاتی طاقت کی حمایت کرنے کے لیے کہنا غیر منصفانہ تھا جو انھیں ان کی اپنی آزادی سے محروم کر رہی تھی۔ ہندوستانی عالمی جدوجہد سے ہمدردی رکھ سکتے تھے، لیکن ان کی ترجیح آزادی کا حصول تھی۔

3۔ آپ کے مطابق دوسری جنگ عظیم میں انگریزوں کی حمایت اور مخالفت کی وجوہات کیا ہوں گی؟

انگریزوں کی حمایت کی وجوہات:

-فاشزم اور نازی جرمنی اور امپیریل جاپان کی ظالمانہ حکومتوں کے خلاف جنگ۔

-ممکنہ طور پر مراعات یا انگریزوں سے آزادی کے وعدے حاصل کرنے کے لیے اسٹریٹجک اتحاد۔

انگریزوں کی حمایت کے خلاف وجوہات:

-انگریز ہندوستان پر ظلم کرنے والے نو آبادیاتی تھے، جس کی وجہ سے ان کی حمایت کا جواز پیش کرنا مشکل تھا۔

-یہ خوف کہ انگریزوں کا ساتھ دینے سے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں تاخیر یا کمزور ہو جائے گی۔

-حمایت کے بدلے میں انگریزوں سے آزادی کے کسی ٹھوس وعدے کا فقدان۔

4۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ کانگریس انگریزوں کے رویے کے خلاف احتجاج کے لیے کوئی اور قدم اٹھا سکتی تھی؟

کانگریس برطانویوں پر دباؤ ڈالنے کے لیے مزید سفارتی طریقوں پر غور کر سکتی تھی، جیسے بین الاقوامی حمایت حاصل کرنا یا مزید اسٹریٹجک مذاکرات میں شامل ہونا۔ تاہم، ہندوستان چھوڑو تحریک شروع کرنے کا ان کا فیصلہ برطانوی جبر کے خلاف ایک اہم احتجاج تھا۔ وہ دیگر نو آبادیاتی ممالک کے ساتھ اتحاد بھی تلاش کر سکتے تھے یا معاشی بائیکاٹ کا زیادہ مؤثر طریقے سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ ان اختیارات کے باوجود، کانگریس کا خیال تھا کہ فوری طور پر آزادی کا مطالبہ کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر سول نافرمانی سب سے طاقتور ہتھیار ہے۔

5۔ انگریزوں نے یہ وعدہ کیوں نہیں کیا اور ہندوستانیوں کی حمایت حاصل کیوں نہیں کی؟ آخر 1939 میں صرف ایک وعدہ مانگا جا رہا تھا؟

انگریزوں نے 1939 میں آزادی کا وعدہ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ ہندوستان پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنا چاہتے تھے، جو ان کی سلطنت کے لیے بہت اہم تھا، خاص طور پر دوسری جنگ عظیم کے دوران۔ انہیں خدشہ تھا کہ آزادی کا وعدہ کرنے سے ان کا اختیار کمزور ہو جائے گا اور فوری آزادی کے مطالبات کی حوصلہ افزائی ہو گی۔ مزید برآں، وہ آزادی کے بعد ہندوستان کے اتحاد اور استحکام کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار تھے اور عالمی تنازع کے دوران ایک کلیدی کالونی کو کھونے سے گریزاں تھے۔ انگریزوں نے اپنے تزویراتی مفادات کو ہندوستانی امنگوں پر ترجیح دی۔

6۔ جب وزراء مستعفی ہو جاتے ہیں تو حکمرانی کے روزمرہ کے امور کون چلاتا ہے؟

جب وزراء مستعفی ہو جاتے ہیں، عام طور پر سول سروس اور بیوروکریٹس سربراہ مملکت یا قائم مقام حکام کی قیادت میں حکمرانی کے روزمرہ کے امور سنبھالتے ہیں جب تک کہ نئے وزراء کی تقرری نہ ہو جائے۔ پارلیمانی نظام میں، ریاست کا سربراہ، جیسے صدر یا گورنر، عارضی طور پر معاملات

کو سنبھالنے کے لیے نگران حکومت کا تقرر کر سکتا ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وزراء کی غیر موجودگی کے باوجود انتظامیہ کا کام آسانی سے جاری ہے۔

7۔ ذرا تصور کریں کہ اگر اس وقت کانگریس کے لیڈروں نے برطانوی حکومت کے خلاف اپنے احتجاج میں اضافہ کیا تو کیا ہوگا؟ کیا اس سے آزادی کی لڑائی مضبوط ہو جائے گی؟

اگر کانگریس کے لیڈروں نے برطانوی حکومت کے خلاف اپنے احتجاج میں اضافہ کیا ہوتا تو وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو متحرک کر کے اور بین الاقوامی توجہ ہندوستان کے مقصد کی طرف مبذول کر کے آزادی کی لڑائی کو تیز کر سکتی تھی۔ تاہم، یہ برطانوی جبر، گرفتاریوں اور تشدد کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اگرچہ ایک مضبوط احتجاج آزادی میں تیزی لا سکتا تھا، لیکن اس سے زیادہ مصائب اور افراتفری کا خطرہ بھی تھا۔ اس طرح کے مظاہروں کی تاثیر کا تعین کرنے کے لیے کشیدگی اور تزویراتی تحمل کے درمیان توازن بہت اہم ہوتا۔

8۔ اقلیتوں کے تحفظات کو دور کرنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں۔ ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے کہ اقلیتوں کی مدد کے لیے اکثریت پر مبنی انتخابات کافی نہیں ہیں؟

متنوع معاشرے میں مساوات کو یقینی بنانے، امتیازی سلوک کو روکنے اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے اقلیتوں کے خدشات کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔ اکثریت پر مبنی انتخابات اکثر اقلیتی برادریوں کی ضرورتوں اور آوازوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ان کی پسماندگی کی طرف ڈنگ۔ اقلیتی گروہوں کے مخصوص ثقافتی، مذہبی، یا معاشی خدشات ہو سکتے ہیں جن پر خصوصی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ تحفظات یا نمائندگی کے بغیر، اکثریت کی حکمرانی کے نتیجے میں ایسی پالیسیاں ہو سکتی ہیں جو اقلیتوں کو نقصان پہنچاتی ہیں یا انہیں خارج کرتی ہیں، ایک تکثیری معاشرے میں انصاف اور جمہوریت کے اصولوں کو مجروح کرتی ہیں۔

9۔ اقلیتوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے علیحدہ ووٹر ایک طریقہ تھا۔ کیا آپ کچھ دوسرے طریقوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو اس مقصد کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں؟

اقلیتی مفادات کے تحفظ کے دیگر طریقوں میں مقننہ میں مخصوص نشستیں، متناسب نمائندگی، اور کلیدی سرکاری اداروں میں ضمانتی نمائندگی شامل ہیں۔ قانونی تحفظات، انسداد امتیازی قوانین، اور مثبت کارروائی کی پالیسیاں بھی مدد کر سکتی ہیں۔ ایک اور نقطہ نظر میں اقلیتی گروہوں کے ساتھ ان پر اثر انداز ہونے والی پالیسیوں کے ساتھ لازمی مشاورت شامل ہو سکتی ہے، نیز ان کے مفادات کی نمائندگی کے لیے خصوصی مشاورتی کونسلیں تشکیل دینا۔ تاہم، ان طریقوں کی تاثیر ان کے نفاذ اور حقیقی شمولیت اور انصاف پسندی کو یقینی بنانے کے لیے وسیع تر سیاسی ارادے پر منحصر ہے۔

10۔لوگ مسلم لیگ کی سیاست سے ممکنہ فوائد کا اندازہ کیسے لگائیں گے؟ کیا انہیں کوئی شک ہوگا؟ وہ کس قسم کے سوالات کریں گے؟ بحث کریں۔

مسلم لیگ کی سیاست کے فوائد کا اندازہ لگانے والے لوگ اسے ایک آزاد ہندوستان میں سیاسی طاقت کو محفوظ بنانے اور مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے راستے کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ تاہم، انہیں اس بارے میں شک ہو سکتا ہے کہ لیگ کا علیحدہ ریاست (پاکستان) کے لیے دباؤ مزید تقسیم اور عدم استحکام کا باعث بنے گا۔ سوالات میں یہ شامل ہو سکتا ہے کہ کیا تقسیم ہی واحد حل ہے، اس سے بین الاجتماعی تعلقات کیسے متاثر ہوں گے، اور کیا لیگ کے اہداف متحدہ ہندوستان کے وسیع تر وژن سے ہم آہنگ ہیں۔ طویل مدتی امن اور بقائے باہمی کے بارے میں خدشات مرکزی ہوں گے۔

11۔جاپانیوں نے بوس کو ان فوجیوں کو بھرتی کرنے کی اجازت کیوں دی جنہیں انہوں نے قید کیا تھا؟

جاپانیوں نے سبھاش چندر بوس کو ہندوستانی فوجیوں کو بھرتی کرنے کی اجازت دی جنہیں انہوں نے قید کیا تھا کیونکہ انہوں نے برطانیہ مخالف تحریک کی حمایت کر کے ہندوستان میں برطانوی کنٹرول کو کمزور کرنے کا موقع دیکھا تھا۔ بوس کی انڈین نیشنل آرمی (INA) کا مقصد ایشیا میں جاپان کے اسٹریٹجک مفادات کے ساتھ ہم آہنگی کرتے ہوئے برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف لڑنا تھا۔ جاپانیوں کو امید تھی کہ بوس کی حمایت کر کے، وہ برطانوی ہندوستان کو غیر مستحکم کر سکتے ہیں اور اپنی جنگی کوششوں میں ایک اتحادی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تعاون خطے میں مغربی طاقتوں کو چیلنج کرنے کے لیے جاپان کی وسیع حکمت عملی کا حصہ تھا۔

12۔بھارتی فوجیوں نے INA میں کیوں شمولیت اختیار کی؟

ہندوستانی فوجی اپنے ملک کی آزادی کے لیے لڑنے کی خواہش کے تحت انڈین نیشنل آرمی (INA) میں شامل ہوئے۔ بہت سے لوگ سبھاش چندر بوس کی قیادت اور ان کے آزاد ہندوستان کے وژن سے متاثر تھے۔ کچھ سپاہیوں نے، جو انگریزوں سے مایوس ہو کر، INA کو فعال طور پر نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف مزاحمت کرنے کے طریقے کے طور پر دیکھا۔ مزید برآں، برطانوی افواج میں درپیش سخت حالات اور امتیازی سلوک نے انہیں ایسی تحریک کی حمایت کرنے پر اکسایا جس نے ہندوستان کو غیر ملکی تسلط سے آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

13۔ہندوستانی فوجی جنگ ہارنے اور انگریزوں کے ہاتھ لگنے سے کیوں نہیں ڈرتے تھے؟ انگریز ان کا کیا کریں گے؟

آئی این اے میں ہندوستانی سپاہیوں کو حب الوطنی کے شدید احساس اور آزادی کی خواہش نے کارفرما کیا، جس نے جنگ ہارنے کے ان کے خوف سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ خطرات سے واقف تھے، بشمول انگریزوں کے پکڑے جانے اور سزا دینے کا امکان۔ انگریز ان پر غداری کا مقدمہ چلا سکتے تھے، جس کے نتیجے میں قید یا پھانسی کی سزا ہو سکتی تھی۔ تاہم، فوجیوں کا خیال تھا کہ آزادی کے لیے ان کی لڑائی خطرے کے قابل ہے، اور بہت سے لوگ آزادی کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار تھے۔

14۔ 1942-45 کے درمیانی عرصے کا جائزہ لیں۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ برطانوی راج کے خلاف ہندوستانی عوام کی مزاحمت پہلے سے زیادہ طاقتور ہو گئی ہے؟

1942-45 کے درمیان، برطانوی حکمرانی کے خلاف مزاحمت تیز ہو گئی، جس کی نشاندہی ہندوستان چھوڑو تحریک، بڑے پیمانے پر احتجاج، اور وسیع پیمانے پر سول نافرمانی نے کی۔ انڈین نیشنل کانگریس نے برطانوی راج کے خاتمے کا مطالبہ کیا، جس کے نتیجے میں رہنماؤں کی گرفتاریاں ہوئیں، جس نے عوامی غصے کو مزید بھڑکا دیا۔ سبھاش چندر بوس کی قیادت میں انڈین نیشنل آرمی (INA) بھی مسلح مزاحمت کی علامت تھی۔ شدید جبر کے باوجود، آزادی کے حصول کے لیے ہندوستانی عوام کا عزم مزید مضبوط ہوا، جس سے برطانوی کنٹرول تیزی سے ناقابل تسخیر ہو گیا اور ہندوستان کی حتمی آزادی کا مرحلہ طے ہوا۔

15۔ واقعات کے المناک موڑ کا تصور کریں اور ان لوگوں کی زندگیوں پر کیا اثر پڑا ہو گا؟

آزادی کی جدوجہد کے دوران ہونے والے المناک واقعات، جیسے ہندوستان چھوڑو تحریک کے وحشیانہ جبر، آئی این اے کے سپاہیوں کے مقدمات، اور تقسیم کے تشدد نے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو گہرا متاثر کیا۔ خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے، بہت سے لوگوں نے اپنے گھر اور پیارے کھو دیے، اور برادریاں فرقہ وارانہ تشدد سے تباہ ہو گئیں۔ جذباتی اور نفسیاتی نقصان بہت زیادہ تھا، کیونکہ آزادی کی خواہش رکھنے والے لوگوں کو تنازعات، نقل مکانی اور تقسیم کی تلخ حقیقتوں کا سامنا تھا۔ ویں کا صدمہ ان واقعات نے نسلوں پر دیرپا اثر چھوڑا۔

16۔ دوسرے ہندوستانیوں نے یہ سوچ کر کیا وحشت محسوس کی ہو گی کہ INA کے سپاہی جوان کے لیے ہیرو کی طرح تھے انگریزوں کے ذریعے غداروں کے طور پر ان پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے اور انہیں پھانسی دی جا رہی ہے؟

ہندوستانیوں نے آئی این اے کے سپاہیوں کے بارے میں سوچ کر شدید غصہ اور وحشت محسوس کی ہو گی، جنہیں آزادی کی لڑائی کے لیے ہیرو کے طور پر منایا جاتا تھا، جن پر انگریزوں کے ذریعہ غدار کے طور پر مقدمہ چلایا جاتا تھا اور انہیں پھانسی دی جاتی تھی۔ یہ سپاہی آزادی کی جدوجہد میں ہندوستانی عوام کی ہمت اور عزم کی علامت تھے۔ برطانوی ٹرائلز کو غیر منصفانہ اور جابرانہ طور پر دیکھا گیا جس سے استعمار مخالف جذبات میں مزید شدت آئی۔ آئی این اے کے سپاہیوں کے ساتھ سلوک پر عوام کے غم و غصے نے تحریک آزادی کی حمایت میں اضافہ کیا اور انگریزوں پر ہندوستان چھوڑنے کے لیے دباؤ بڑھایا۔

17۔ ملک میں عام لوگوں کے اقدامات کا جائزہ لیں۔ وہ کیا مانگ رہے تھے؟

ہندوستان میں عام عوام برطانوی استعمار کے خاتمے، منصفانہ سلوک اور ایک آزاد اور خود مختار ملک کے قیام کا مطالبہ کر رہے تھے۔ وہ انصاف، مساوات اور اپنے حقوق کے تحفظ کے خواہاں تھے۔ اس عرصے کے دوران، لوگوں نے بڑے پیمانے پر مظاہروں، ہڑتالوں، اور سول نافرمانی

کی کارروائیوں میں حصہ لیا، برطانوی اتھارٹی کو چیلنج کیا۔ ان کے مطالبات میں سماجی اور معاشی اصلاحات بھی شامل ہیں، جو ایک زیادہ منصفانہ اور مساوی معاشرے کی وسیع تر خواہش کی عکاسی کرتی ہیں۔ تحریک آزادی کی حتمی کامیابی میں عوام کے اتحاد اور عزم نے اہم کردار ادا کیا۔

18۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ مذکورہ بالا ان عوامی تحریکوں میں سے کئی میں مذہبی تقسیم اہم نہیں تھی۔ ان تحریکوں میں عوام کے اتحاد کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

ان عوامی تحریکوں میں عوام کے اتحاد کو برطانوی راج سے آزادی حاصل کرنے کے ان کے مشترکہ مقصد سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ آزادی کی اجتماعی خواہش مذہبی، علاقائی اور ثقافتی اختلافات سے بالاتر ہو کر لوگوں کو ایک مشترکہ مقصد میں اکٹھا کرتی ہے۔ مہاتما گاندھی جیسے لیڈروں نے عدم تشدد اور شمولیت پر زور دیتے ہوئے متحدہ جدوجہد کے خیال کو فروغ دیا۔ نوآبادیاتی جبر کی تلخ حقیقتوں نے متنوع گروہوں کے درمیان یکجہتی کا احساس پیدا کرنے میں بھی مدد کی، کیونکہ انہیں احساس ہوا کہ صرف اتحاد کے ذریعے ہی وہ برطانوی تسلط کو مؤثر طریقے سے چیلنج کر سکتے ہیں اور سب کے لیے ایک بہتر مستقبل محفوظ کر سکتے ہیں۔

19۔ مسلم لیگ کے وہ کون سے مطالبات تھے جو کانگریس کو منظور نہیں تھے؟ کیا آپ کانگریس کے اسباب سے متفق ہیں؟

محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ ملک پاکستان بنانے کا مطالبہ کیا جو کانگریس کو قبول نہیں تھا۔ مہاتما گاندھی اور جواہر لعل نہرو جیسے لیڈروں کی قیادت میں کانگریس، ایک متحدہ ہندوستان میں یقین رکھتی تھی جہاں تمام کمیونٹیز ایک ساتھ رہ سکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ تقسیم، تشدد اور نئی آزاد قوم کو کمزور کرنے کا باعث بنے گی۔ اگرچہ کانگریس کا اتحاد کا نظریہ مثالی تھا، لیکن فرقہ وارانہ کشیدگی کی حقیقتوں نے مسلم لیگ کے مطالبات کو بہت سے مسلمانوں کے لیے مجبور کر دیا۔ دونوں طرف سے درست دلائل کے ساتھ مسئلہ پیچیدہ ہے۔

20۔ آپ کے مطابق 1946 کے انتخابی نتائج نے عوامی مزاج کے بارے میں کیا اشارہ کیا؟

1946 کے انتخابی نتائج نے ہندوستان میں گہرے منقسم عوامی مزاج کی نشاندہی کی۔ کانگریس نے زیادہ تر عام نشستیں جیتیں، جو ایک متحد، سیکولر ہندوستان کے لیے وسیع حمایت کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم، زیادہ تر مسلم نشستیں جیتنے میں مسلم لیگ کی کامیابی نے ایک علیحدہ مسلم ریاست، پاکستان کے خیال کی مضبوط حمایت ظاہر کی۔ ان نتائج نے بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ کشیدگی اور مختلف کمیونٹیز کے درمیان مختلف مستقبل کی خواہش کو اجاگر کیا۔ انتخابات میں نظر آنے والے پولرائزیشن نے ہندوستان کی حتمی تقسیم اور پاکستان کے قیام کی پیش گوئی کی۔